بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۴ تبلیغ ۱۳۴۵ھش ۳ ذیقعد ۱۳۸۵ھ ۲۴ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۴۶

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۲۲ فروری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۲۳ فروری ۔ محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب) آج کل بعارضہ بخار و نقرس بہت بیمار ہیں ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ۔

○ مکرم ناظم صاحب وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ تمام زعمائے مجالس انصار اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی مجلس میں اس امر کا جائزہ لیں کہ وقفِ جدید کے سال نہم کے وعدہ جات کی فہرستیں ناظم صاحب مالی وقفِ جدید کو بھجوا دی گئی ہیں یا نہیں ؛ تمام زعماء اور نائب زعیم صاحبان وقفِ جدید اپنی مساعی کو تیز فرما کر جلد از جلد اس کام کو سرانجام دیں تا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل ہو سکے ۔

○ ربوہ ۲۳ فروری ۔ محترم مولوی تاج دین صاحب ناظم دار القضاء عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں ۔ احباب آپ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں

○ ربوہ ۲۳ فروری ۔ مکرم طاہر احمد قاضی دار الصدر غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے تایا جان مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللطیف صاحب جے پور (بھارت) آج کل صاحبِ فراش ہیں ۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ آنمکرم کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

○ ربوہ ۲۳ فروری ۔ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء مکرم مظفر احمد ظفری کے یہاں دختر تولد ہوئی ہے عزیزہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی ۔ اے ۔ بی ٹی کی پوتی اور مکرم مرزا محمد حسین صاحب شملوی مرحوم کی نواسی ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو نیک خادمۂ دین اور لمبی عمر پانے والی بنائے ۔ آمین

○ ربوہ ۲۳ فروری ۔ محمد اسلم صاحب شاد کارکن وکالت تبشیر کی بچی محترمہ سعیدہ ایاز صاحبہ عرصہ آٹھ یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں ۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں

نماز اِس بات کا نام ہے کہ انسان محسوس کرے کہ مَیں اِس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں

"یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دُعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہیں ۔ دُعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے ۔ یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے ۔ نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اِس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں ۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالےٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو بَری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دُعا بھی کی ہے مگر قبول نہیں ہوتی ۔ یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے ۔ نماز اور دُعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی ۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہو گا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دے گا ۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے ۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دُعا قبول نہ ہو ۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے ۔ جیسے ایک انسان اگر دُوربین سے دُور کی شے نزدیک دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دُوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا یہی حال نماز اور دُعا کا ہے ۔ اسی طرح ہر ایک کام کی شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے ۔ اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پئے نہیں تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔ یا اگر اس میں سے ایک دو قطرے پئے تو کیا ہو گا ؟ پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہو گا ۔ غرضکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا تعالےٰ نے ایک حد مقرر کی ہے ۔ جب وہ اس حد پر پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہنچیں تو وہ اچھے نہیں کہلاتے اور نہ ان میں برکت ہوتی ہے ۔ عاجزی اختیار کرنی چاہیئے ۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے ۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے ۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۸ و صفحہ ۳۱۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی ۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے اختتامی اجلاس میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے نہایت روح پرور خطاب

مجھے یقین ہے کہ خدائے قادر و توانا کا قوی ہاتھ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا

اور

وہ دن جلد آجائے گا جبکہ ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوجائیگی

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر جمع کرکے پڑھائیں، دو بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ کے چوہترویں جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر حاضرین جلسہ نے اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت امیرالمومنین زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے حضور اقدس کا خیر مقدم کیا۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی محترم حافظ عبدالسمیع صاحب امروہی نے کی۔ بعد ازاں مکرم ثاقب صاحب زیروی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مشہور نظم کے چند اشعار نہایت خوش الحانی سے پڑھ سنائے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

یہ سراسر فضل و احسان ہے کہ مَیں آیا پسند ؎ ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی نہایت ایمان افروز اور روح پرور تقریر شروع فرمائی جو کم و بیش پونے تین گھنٹے تک جاری رہی۔ حضور کی تقریر کا ملخص ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

دوستو! پیارو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

قبل اس کے کہ میں وہ مضمون شروع کروں جو آج بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں دوستوں کو دو ضروری کتابیں خریدنے کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک انگریزی ترجمۃ القرآن معہ تفسیر ہے جو تحریک جدید کی طرف سے شائع ہو رہی ہے۔ انگریزی دان احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے لئے اور تبلیغ کی خاطر ضرور اس کی تقسیم و اشاعت کی کوشش کریں۔ دوسری کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریروں کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔ جسے محترم سید داؤد احمد صاحب نے مرتب کرکے شائع کیا ہے۔ اس کا نام ہے:

"حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تحریروں کی رو سے"

یہ بڑا مفید مجموعہ ہے اگرچہ لمبا ہے لیکن اسے مختصر کیا ہی نہیں جا سکتا تھا۔ یہ بھی ایک ایسی کتاب ہے جس سے پڑھے لکھے دوستوں کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ احباب خود بھی اسے خریدیں اور پڑھیں اور اپنے بھائیوں کو بھی سنانے کی کوشش کریں۔ میرے نزدیک ہر جماعت میں اس کا کم از کم ایک نسخہ تو ضرور ہونا چاہیئے اور بڑی جماعتوں کو یقیناً زیادہ تعداد میں اسے خریدنا چاہیئے۔

دو خوشخبریاں

اس کے بعد حضور نے احباب کو یہ خوشخبری سنائی کہ افریقہ کے ملک گیمبیا میں ایک نہایت مخلص افریقن احمدی کو جو وہاں کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کا قائمقام گورنر جنرل بنایا گیا ہے۔ (الحمدللہ) ان کا نام الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے ہے۔ ان کی عمر ۵۶ سال کے قریب ہے۔ ۱۹۶۲ء میں وہ احمدی ہوئے تھے۔ ۱۹۶۴ء میں انہیں اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ شریف کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ تقرر ان کے لئے ان کے ملک کے لئے اور اسلام و احمدیت کے لئے مبارک کرے آمین۔

جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری سنائی۔ تو احباب نے بے ساختہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اور بلند آواز سے یہ کہا کہ حضور کو عہد خلافت ثالثہ کی یہ پہلی خوشخبری اور کامیابی مبارک ہو۔

حضور نے احباب کو ایک اور خوشخبری سے نوازتے ہوئے فرمایا۔ اس کے علاوہ احباب یہ سنکر بھی خوش ہوں گے کہ گزشتہ مہینے میں بیرونی ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۰ اشخاص احمدی ہوئے ہیں۔ الحمدللہ

اللّٰھم زد فزد (کی آوازیں)

فضل عمر فاؤنڈیشن

اس کے بعد حضور نے فرمایا کل مخدومی و محترمی چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے احباب کی خدمت میں حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں ایک فنڈ قائم کرنے کی تحریک کی تھی۔ اب مشورہ کے بعد اس فنڈ کا نام "فضل عمر فاؤنڈیشن" تجویز ہوا ہے۔ اس فنڈ سے بعض ایسے کام لئے جائیں گے: جن سے حضرت مصلح موعودؓ کو خاص دلچسپی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ شکل میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید، انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماءاللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی جو ذیلی تنظیمیں حضور نے جماعت میں قائم فرمائی ہوئی ہیں۔ وہ سب حضور کی یادگار ہیں اور جب تک یہ قائم ہیں اور جب تک ان تنظیموں کے اچھے اور خوشکن نتائج ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور ہمیں خدا کے فضل سے امید ہے کہ قیامت تک ان کے اچھے نتائج نکلتے چلے جائیں گے اس وقت تک حضرت فضل عمرؓ کا نام اور کام بھی زندہ رہے گا۔ اور دنیا عزت سے حضور کو یاد کرتی رہے گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم حضور کی یاد میں صدقہ جاریہ کے طور پر نئی سکیمیں جاری نہ کریں۔ اس لئے میں دوستوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی پہلی تمام مالی قربانیوں پر قائم رہتے ہوئے اور ان میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر بشاشت قلب کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اس فنڈ میں کھل کھول کر حصہ لیں اور ساتھ ہی یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس فنڈ کو بابرکت کرے۔ اور اس کے اچھے نتائج کا ثواب حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اور ہمیں بھی پہنچے۔

حضور اقدس نے فرمایا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کا کل ہی اعلان کیا گیا تھا۔ باوجود اس کے کہ ابھی جماعتوں کو اور عہدہ داران جماعت کو باہمی مشورہ کا بھی موقعہ نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک قریباً ۱۵ لاکھ روپے کے وعدے اس فنڈ میں ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ (نعرہ ہائے تکبیر)

حضور نے فرمایا۔ ہمارا یہ اندازہ ہے کہ انشاءاللہ ۲۵ لاکھ روپے سے کہیں زیادہ رقم جمع ہوجائیگی ابھی یہ تحریک بیرونی جماعتوں تک نہیں پہونچی۔ امید ہے کہ کم از کم ۵ لاکھ روپے تو بیرونی جماعتیں ہی فراہم کردیں گی۔ اس کے علاوہ ہم نے جو کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جسمانی اولاد ہیں آپس میں مشورہ کے بعد اس خیال کے ماتحت کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ہمیشہ یہ نصیحت فرمائی ہے کہ اپنی جائدادوں کو دینی کاموں پر لگاؤ اور یہ کہ یہ جائدادیں اسی لئے بنائی گئی ہیں تاکہ ہم دنیوی فکروں سے آزاد ہوکر دین کی خدمت کرسکیں۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم حضرت مصلح موعودؓ کے خاندان کی طرف سے ایک لاکھ روپے اس فنڈ میں دیں گے۔ حضور نے فرمایا دوست یہ بھی یاد رکھیں کہ اس فنڈ کے لئے جو وعدے لئے جا رہے ہیں ان کی ادائیگی تین سالانہ قسطوں میں بھی ہو سکتی ہے

دوست اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں اور یہ نہ سمجھیں کہ ادائیگی یکمشت ضروری ہے جو دوست ایسا سمجھتے تھے اور انہوں نے اس خیال کے ماتحت اپنے وعدے لکھوائے تھے۔ انہیں اپنے وعدوں پر نظر ثانی کر کے ان میں ایزادی اور اضافہ کرنا چاہیئے۔

یہ فنڈ کن امور پر خرچ کیا جائے گا؟ — اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا — اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائے گی جو اس کے قواعد و ضوابط مرتب کرے گی اور غور کریگی کہ کن کن کاموں پر اور کس طرح اسے استعمال کیا جائے۔ سردست جو دو موٹی باتیں اس سلسلے میں میرے ذہن میں ہیں وہ یہ ہیں کہ

۱۔ دنیا میں تبلیغِ اسلام کے نظام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے اس فنڈ کی مدد سے مبشرین اور مبلغین تیار کئے جائیں گے کیونکہ ہماری تبلیغی ضرورتیں بیرونی ممالک میں بہت زیادہ ہیں اور ہمیں انہیں جلد تر پورا کرنا چاہیئے۔

۲۔ بعض ایسے اعلےٰ دماغ کے نوجوان ہوتے ہیں کہ اگر ان کی صحیح رنگ میں مدد اور تربیت کی جائے تو وہ دنیا کے چوٹی کے دماغوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ اور اگر انکی صحیح اور بروقت مدد نہ کی جائے تو حالات کی مجبوری کی وجہ سے وہ ضائع ہو جاتے ہیں اس فنڈ سے ایسے نوجوانوں کی بھی مدد کی جائے گی۔

بہر حال یہ کوئی آخری فیصلہ نہیں ہے ارادہ ہے کہ اس فاؤنڈیشن کو علیحدہ رجسٹر کرا لیا جائے۔ اس کی مجلس عاملہ میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے نمائندوں کے علاوہ مخدومی و محترمی چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب، شیخ محمد حنیف صاحب۔ میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ۔ کرنل عطاء اللہ صاحب اور مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کے نمائندہ کے طور پر چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کو جو کہ ایک لمبے عرصہ تک وہاں رہنے کی وجہ سے ان کی نمائندگی کے اہل ہیں شامل کیا جائے۔ اسی طرح بعض اور دوستوں کو بھی۔ یہ مجلس عاملہ ہی اس سلسلہ میں تفصیلات طے کریگی۔

اس کے بعد حضور نے اصل مضمون شروع کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ (تذکرہ صہ ۵۲)

یعنی اے ابنائے فارس! توحید کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور اسے سنبھالے رکھو۔ اللہ تعالےٰ کا یہ حکم مجھے بھی ہے اور میرے بھائی بہنوں کو بھی ہے اور چونکہ آپ میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد میں شامل ہے اس لئے آپ سب بھی اس کے مخاطب ہیں اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو یہ کہہ رہا ہے کہ دیکھنا! توحید کے مقام سے کبھی اِدھر اُدھر نہ ہونا۔

توحید کسے کہتے ہیں

سوال پیدا ہوتا ہے کہ توحید کسے کہتے ہیں؟ — قرآن مجید۔ احادیثِ نبویہ۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بغور مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توحید اس کا نام ہے کہ ہر قسم کے شرک سے پرہیز کرو۔ نہ سورج۔ نہ چاند۔ نہ آسمان کے ستارے نہ آگ نہ پانی نہ کوئی اور چیز معبود ٹھہراؤ۔ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت نہ دو۔ ان پر ایسا بھروسہ نہ کرو کہ گویا وہ خدا تعالےٰ کے شریک ہیں۔ اور اپنی ہمت اور اپنی کوشش کو کچھ چیز نہ سمجھو کہ یہ بھی توحید باری کے خلاف اور شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ نہ اپنے اعمال پر اور نہ اپنی قربانیوں پر اور نہ اپنی جد و جہد پر تکیہ کرو سب کچھ کر کے پھر یہ سمجھو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ نہ اپنے علم پر کوئی غرور کرو نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل اور عاجز سمجھو اور خدا تعالےٰ کے آستانہ پر ہر وقت اور ہر دم اپنی روح گداز رکھو اور اپنی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اس کے فیوض کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرو اور اپنے دل کی گہرائیوں سے یہ یقین کرو کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد و یگانہ ہے۔ توحید کا یہ وہ سبق ہے جو اس الہام میں ہمیں سکھایا گیا ہے۔

توحید حقیقی کا سب سے بڑا علمبردار

حضور نے فرمایا — حضرت آدم سے لے کر آج تک اللہ تعالےٰ کے انبیاء اور اس کے دیگر بزرگ بندوں نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالےٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے جلوے دیکھے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق مقامِ توحید کے عرفان کو اور مقامِ عبودیت کو حاصل کیا مگر اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلال کا جو عظیم جلوہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مقدر تھا وہ کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔ اس جلوہ کی ایک جھلک تھی جو موسیٰ (علیہ السلام) نے دیکھی اور وہ بھی جبلِ طور کی وساطت سے مگر طور کا پتھر دل پاش پاش ہو گیا اور موسیٰ اس جلوہ کی تاب نہ لا کر بیہوش ہو گئے لیکن جب اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلال کا یہی جلوہ اپنی پوری شان کے ساتھ حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوا تو اس نے آپ کو پوری طرح اپنے احاطہ میں لے لیا۔ تب ہم نے دیکھا کہ ہمارے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) عبودیت تامہ و کاملہ کے ارفع و اعلےٰ مقام پر فائز ہوئے۔ یوں تو ہر نبی نے ہی خدا تعالےٰ کی توحید کا نعرہ بلند کیا اور اپنی عبودیت کا اظہار کیا لیکن جس شان جس اہتمام اور جس تاکید کے ساتھ آپ نے اپنی عبودیت کا اعلان کیا اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے اپنے ماننے والوں کو اپنے مقام کی طرف بھی متوجہ کیا اور بتایا کہ قیامت تک میرے ذریعے روحانی فیوض جاری رہیں گے مگر ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ہُوں مَیں اسی کا بندہ اور میری ہر ایک خوبی میری ذاتی خوبی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ ہی کی دین ہے۔ آپ نے تاکید فرمائی کہ ہر بلندی و پستی سے جب بھی خدا کی توحید اور اس کی عظمت اور اس کے جلال کا نعرہ بلند کرو تو ساتھ ہی یہ نعرہ بھی لگاؤ کہ محمدؐ خدا کا ایک بندہ ہی ہے۔ گویا جب بھی اللہ اکبر کی آواز فضاؤں میں گونجے تو ساتھ ہی یہ آواز بھی ضرور بلند ہو کہ اشھد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ۔

مقامِ توحید اور مقامِ عبودیت کا یہ سبق یوں تو سب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور ان کے بعد میں آنے والوں نے سیکھا لیکن اس سبق کو سب سے زیادہ سیکھنے اور یاد رکھنے اور اس مقامِ عبودیت کا عرفان رکھنے اور پھر نازک وقت میں اس کا اظہار کرنے والا وجود وہی تھا جسے سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے کی توفیق ملی — یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تب خدا کا یہ بندہ کھڑا ہوا اور اسنے بے چین اور قریباً حواس باختہ مسلمانوں کو یہ کہہ کر پکارا کہ

من کان منکم یعبد محمدًا فان محمدًا قد مات ومن کان منکم یعبد اللّٰہ فان اللّٰہ حیٌّ لا یموت

یعنی اگر تم میں سے کوئی ایسا ہے جو (نعوذ باللہ) حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا معبود سمجھتا تھا تو وہ جان لے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں لیکن تم میں سے جو خدا تعالےٰ کو ہی تمام فیوض کا سرچشمہ یقین کرتے ہیں۔ انہیں جان لینا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ زندہ ہے اور اس پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔

حضرت فضل عمر رض کی وفات پر ہماری کیفیت

حضور نے فرمایا:۔

آج ہمارے دل بھی مجروح ہیں ہم ایک ایسے صدمہ سے دوچار ہوئے ہیں جو بظاہر ناقابلِ برداشت معلوم ہوتا تھا ہمارا وہ محبوب آقا ہم سے جدا ہو گیا جس نے ۵۲ برس تک ہم پر غیر محدود احسان کئے وہ ہمارے غموں میں شریک ہو کر ہمارا سہارا بنا رہا۔ اسی نے ہمیں قرآن کریم کا علم سکھایا خدا کے چمکتے ہوئے نشان دکھائے۔ اسی نے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے سلسلے میں ہماری راہنمائی فرمائی۔

وہ یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کا مددگار بنا رہا اور جب بھی مخالفین نے ہم پر حملہ کیا اور دنیا نے یہ سمجھا کہ اب اس جماعت کا بچنا مشکل ہے تو اس وقت دشمن کے چلائے ہوئے سب تیر اپنے سینے پر اس نے سہے۔ ہم راتوں کو آرام کی نیند سوتے تھے کیونکہ ہمیں علم ہوتا تھا کہ ایک دل ہے جو ہمارے لئے تڑپ رہا ہے اور جو اپنے مولا کے حضور راتوں کو جاگ جاگ کر بڑی عاجزی سے یہ عرض کر رہا ہے کہ اے میرے خدا یہ تیرے مسیح کا لگایا ہوا پودا ہے۔ یہ بیشک کمزور ہے۔ لیکن اسی کے ذریعے تیرے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔ اگر آج یہ پودا برباد ہو گیا تو الٰہی! تیرے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام دنیا میں کیسے بلند ہو گا۔

غرض ہمارا محبوب آقا جو ہم سے رخصت ہو گیا ہے راتیں جاگ جاگ کر اور اپنے مولا کے حضور عاجزانہ دعائیں کر کے گزار دیتا تھا اور اس کے دن کیسے گزرتے تھے؟ اس کے متعلق مَیں ذاتی طور پر یہ گواہی دے سکتا ہوں کہ سالہا سال ایسے گزرے ہیں جبکہ ۱۸-۱۸ گھنٹے مسلسل آپ نے کام کیا۔ آپ نے ہر قسم کے دُکھ اُٹھائے محض اسلئے کہ ہمیں سُکھ حاصل ہو — ہر قسم کی تکلیفیں سہیں تاکہ ہمارے بار ہلکے ہوں۔ غرض آپ کے احسان ہم پر اتنے ہیں کہ نہ مَیں انہیں گن سکتا ہوں اور نہ آپ — آخر خدا تعالےٰ کی مرضی پوری ہوئی۔ ہمارا یہ محبوب ۷-۸ نومبر ۶۵ء کی درمیانی شب کو ہم سے جُدا ہو گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ہمارے دلوں پر جو گزری الفاظ میں اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس موقع پر اگر کوئی چیز ہمارے لئے سہارا اور ڈھارس کا موجب تھی تو وہ یہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول تھا جو انہوں نے ہمارے اسی صدمہ کی نسبت ایک بڑے اور بہت ہی بڑے صدمہ کے موقع پر کہا تھا یعنی یہ کہ جو خدا تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ ہمارا خدا حی و قیوم ہے۔ وہ ہرگز ہمارے ساتھ بے وفائی نہیں کریگا ساری خوبیوں اور ساری کمالات کی جامع تو حضرت رسول کریم صلعم کی ذات تھی باقی سب نے جو کچھ پایا انہیں کے طفیل پایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ پایا اور ہم آج جو کچھ پا رہے ہیں سب انہیں کے واسطہ اور طفیل سے پا رہے ہیں۔ اس عظیم الشان ذات کی وفات کا جو صدمہ تھا اس کے مقابلہ میں تو ہمیں اپنا یہ صدمہ بھی کم نظر آتا ہے۔ جب اتنے بھاری صدمہ پر بھی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا وہ قول ڈھارس کا موجب بن گیا تھا تو یقیناً یہ قول آج بھی ہمارے لئے تسلی اور ڈھارس کا موجب ہے اور ہم بھی آج یہی کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنے حی و قیوم خدا پر یقین رکھیں گے تو یقیناً وہ ہمیں کبھی اکیلا نہ چھوڑے گا۔ اگر ہم ایمان پر قائم رہیں گے تو یقیناً وہ بھی پہلے کی طرح ہر مرحلہ پر ہماری مدد کے لئے آتا رہیگا اللہ تعالےٰ کی برکتیں اسی طرح آج بھی موجود ہیں جس طرح پہلے موجود تھیں۔ اس لئے انشاء اللہ وہ ہمیں اسی طرح فراست اور نور عطا فرماتا رہے گا جس طرح وہ ہمیں پہلے عطا فرماتا رہا ہے۔ اس لئے یہ مت سمجھو کہ خدا کی مدد پیچھے رہ گئی انشاء اللہ اس کی نصرت و تائید ہمیں آئندہ بھی ملتی رہے گی۔ یہی وہ توکل ہے جو آج بھی ہمیں زندہ رکھ رہا ہے۔ اگر ہم ایک زندہ خدا کو ماننے والے نہ ہوتے تو ہمارے دل کبھی کے ٹوٹ گئے ہوتے۔ بے شک ہمیں صدمہ ہے اور بہت بڑا صدمہ ہے لیکن ساتھ ہی پورا توکّل اور یقین بھی ہے کہ انشاء اللہ ہمارا خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا اور انشاء اللہ وہ دن جلد آئیگا جس کی انتظار میں ہمارا آقا ہم سے رخصت ہؤا ہے یعنی جبکہ ساری دنیا اور ساری اقوام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں گی اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔

پیشگوئی مصلح موعود

اس کے بعد حضور نے مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا تفصیلی طور پر ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح یہ پیشگوئی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات والاصفات میں نہایت ایمان افروز طریق سے اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ولادت پر جو اشتہار دیا اس میں یہ لکھا کہ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی کہ نو سال کی میعاد میں جس مصلح موعود نے پیدا ہونا تھا آیا وہ یہی لڑکا ہے یا کوئی اور ہے۔ چنانچہ جب حضور رضؓ پر یہ انکشاف ہوگیا تو حضور رضؓ نے "سراجِ منیر" میں اس کا اعلان فرما دیا کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے اور پھر بتایا کہ اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی بنیادی صفت نور بتائی گئی ہے باقی تمام خواص اس کے گرد گھومتے ہیں اور گزشتہ باون برس میں ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ انوار الٰہی بارش کی طرح حضور رضؓ کے مقدس وجود کے ذریعے نازل ہوتے رہے۔ ہم نے آپ کی ہر حرکت اور سکون میں خدا تعالےٰ کا نور دیکھا۔ آپ کے ذریعے بہت سے اخبارِ غیبیہ ظاہر ہوئے۔ روحانی علوم و معارف کا اظہار ہؤا۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ سے اور آپ کے فیضِ صحبت سے ہم نے بہت سی روحانی برکات حاصل کیں غرضیکہ خدا تعالےٰ شاہد ہے کہ ہم سے رخصت ہونے والا ہمارا آقا اور محبوب واقعی الٰہی نوروں میں سے ایک نور تھا جو ۱۲؍ مارچ ۱۴ء کو ہمارے افق پر طلوع ہؤا اور ۸؍ نومبر ۶۵ء کی صبح کو اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مطابق آسمان کی طرف اُٹھا یا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود میں دوسری اہم بات یہ بتائی گئی تھی کہ

"وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔"

یہ اس لئے کہ "تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

سو ہم میں سے ہزاروں اور لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ قرآن کریم کی سچی متابعت کے فیض سے علم الٰہی کے عجیب و غریب نکات و معارف آپ پر کھلنے لگے۔ اور دقیق معاف ابرِ نیساں کے رنگ میں برسنے لگے۔

تفسیر کبیر اور دیگر کتبِ تفسیر میں آپ نے جو اچھوتے علوم و معارف بیان فرمائے وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں جو یقیناً خارق عادت ہیں۔ اور جن کا مقابلہ کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں۔ آپ کو اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے جو قوتیں بخشی گئی تھیں ان کو دنیا پر ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد بار للکارا مگر کوئی نہ تھا جو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرأت کرتا۔

علومِ ظاہری و باطنی کا وہ وسیع و عریض دریا جو آپ کے فیض رساں وجود سے جاری ہؤا اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضؓ نے قرآن مجید کی تفسیر کے طور پر جو تالیفات فرمائیں وہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ حضور رضؓ نے روحانیات اخلاق، سیرۃ اور سوانح۔ فقہ، سیاسیات اور احمدیت کے مخصوص مسائل پر جو کتب و رسائل تحریر فرمائے ان کی میزان ۲۲۵ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ پھر کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم بھی ضروری تھے۔ سو اس کی طرف بھی آپ نے خاص توجہ فرمائی۔ چنانچہ انگریزی ترجمہ و تفسیر کے علاوہ جرمن اور ڈچ زبان میں بھی قرآن کریم کے ترجمے شائع کئے۔ ڈینش زبان میں سات پاروں کا ترجمہ معہ مختصر تفسیری نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں بھی ترجمہ معہ تفسیر شائع ہو چکا ہے لوگنڈی زبان میں پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹ شائع ہؤا ہے۔ مغربی افریقہ کے لئے بھی پہلے پارہ کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ فرانسیسی، ہسپانوی اٹیلین، روسی اور پرتگیزی زبانوں میں بھی تراجم تیار ہو چکے ہیں اور ان پر نظرِ ثانی ہو رہی ہے۔ انڈونیشین زبان میں بھی دس پاروں کا ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ مکمل ہو چکا ہے۔

پھر حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دنیا بھر میں مساجد تعمیر کرنے کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ چنانچہ دنیا کے متعدد ممالک میں جن میں یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک شامل ہیں اس وقت تک ۲۸۹ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور متعدد دیگر ممالک میں بھی مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔

اس وقت تک جن ممالک میں احمدی مبلّغین کے ذریعے اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے ان کی مجموعی تعداد ۴۱ ہے اور ان میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسی مخلص احمدی جماعتیں موجود ہیں جو ہر رنگ میں روحانی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور انہیں سچی خوابوں سے مشرف کیا جاتا ہے۔

پھر خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ :-

"ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔"

قرآنی محاورہ میں روح اس کلامِ الٰہی کو بھی کہتے ہیں جو اُخروی حیات کا سبب اور ذریعہ ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ یہ مرتبۂ عالیہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حاصل ہؤا چنانچہ سرسری تحقیق سے جو علم حاصل ہؤا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور رضؓ کے رؤیائے صالحہ اور کشوف کی مجموعی تعداد کم و بیش پانچ صد ہے اور الہامات کی تعداد ۸۸ ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ مردِ مومن کا عزم توکّل کی بنیادوں پر بلند ہوتا ہے اور خدا شاہد ہے اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ ہمارا محبوب توکّل کے بھی بلند مقام پر فائز تھا نامساعد حالات میں بھی ایسی خوشحالی سے دن گزارے کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن موجود ہیں۔ تنگی کی حالت میں بھی بکمال کشادہ دلی اپنے مولا کریم پر بھروسہ رکھا۔ ایثار آپ کا مشرب تھا اور خدمتِ خلق آپکی عادت تھی۔ ہزارہا غرباء کو سہارا دیا۔ یتیموں کی پرورش کی۔ بے سہارا طلباء کو تعلیم دلوائی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اگر سارا جہان بھی آپ کا عیال ہوتا تب بھی آپ کے دل میں کوئی انقباض پیدا نہ ہوتا خدا خود آپ کے کاموں کا کارساز اور آپ کا متولی تھا۔ جیسا کہ ۵۳ء میں ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا۔ جب آپ مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو جماعت کے اکابر کا ایک حصّہ ساتھ چھوڑ چکا تھا اور خزانہ خالی تھا مگر آپ کا دل ایک لمحہ کے لئے بھی نہ گھبرایا۔ اور جب آپ اپنے مولا کو پیارے ہوئے تو دنیا کے طول و عرض میں لاکھوں دل آپ کی یاد میں تڑپے۔ لاکھوں روحیں آپکی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کرتی ہوئیں اپنے رب کے حضور جُھکیں اور اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے آپ ایک بھرا ہؤا خزانہ اور ایثار پیشہ قوم چھوڑ گئے۔

ربوہ کی اس سرزمین کا ذرّہ ذرّہ جسے آپ نے اپنے آنسوؤں اور اپنے خون سے سینچا آپ کی اولوالعزمی پر گواہ ہے۔

پھر خدا نے فرمایا تھا کہ

"وہ دل کا حلیم ہوگا۔"

یعنی وہ صفات باری کا مظہر ہوگا اور تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہوگا۔

اور ہم میں سے ہزاروں اس بات پر گواہ ہیں کہ ہمارا آقا اور ہمارا محبوب مصلح موعود اسی زمرۂ ابرار میں شامل تھا۔

پھر خدا نے فرمایا تھا کہ وہ مومنین کو جمع کرنے والا ہوگا" ایک ہی پیشگوئی بعض دفعہ کئی واقعات پر مشتمل ہوتی ہے کئی لحاظ سے یہ پیشگوئی پہلے بھی پوری ہو چکی ہے۔ لیکن اس کے ایک معنے یہ بھی تھے کہ جن چار لڑکوں کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی تھی ان میں سے چوتھا لڑکا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے صلب سے پیدا ہوگا۔ اور وہ بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے سو اس لحاظ سے بھی اللہ کے فضل سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔

کچھ اپنے متعلق

اس کے بعد حضور نے فرمایا ــــ اب میں کچھ اپنے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ میں بغیر کسی جھجک کے اور بغیر کسی تکلف کے اپنے خدا کے حضور یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں قرآن شریف کے متبعین کے متعلق یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ ہمیشہ تذلل، نیستی اور انکساری کو پسند کرتے ہیں اور اپنی اصل حقیقت تذلل مفلسی اور ناداری اور پُر تقصیری کو سمجھتے ہیں۔

میں جب اپنے آپ پر غور کرتا ہوں تو اپنے آپ کو اس مقام سے بھی کہیں نیچے پاتا ہوں کیونکہ حضور نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے ان کے کچھ کمالات بھی بیان کئے ہیں۔ لیکن میں اپنے اندر کوئی کمال نہیں پاتا اور حیران ہوں کہ میں کن الفاظ میں اپنا ذکر کروں۔ میں تو اکثر سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا وجود اپنے خدا کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

تو میرے جیسا انسان کن الفاظ میں اپنے آپ کو اپنے خدا کے سامنے پیش کرے لیکن میں اس تمام نیستی اور تذلل کے باوجود جو میں اپنے نفس میں پاتا ہوں اور یہ سمجھنے کے باوجود کہ میں تو محض لاشئی ہوں پھر بھی یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقام پر مجھے کھڑا کیا ہے اس کی حفاظت کا اس نے خود ذمہ لے رکھا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب تک وہ مجھے زندہ رکھنا چاہے گا۔ اس قادر و توانا کا قوی ہاتھ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔

اور میرے ہاتھ سے وہ جماعت کو جس طرف بھی لے جائے گا۔ انشاء اللہ اس میں ضرور کامیابی ہوگی۔ اسلئے نہیں کہ میرے اندر کوئی خوبی ہے بلکہ اس لئے کہ اسی قادر و توانا کے ہاتھ میں سب طاقتیں ہیں اور اس کا وعدہ ہے کہ وہ مجھے کامیابی عطا فرمائیگا چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۵ء میں تقریر کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ "ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے اور وہ دن دُور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہونگے اور ابھی سے مختلف اطراف سے خوشخبری کی ہوائیں چل رہی ہیں اور جس طرح خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں چلاتا ہے تاکہ غافل لوگ آگاہ ہو جائیں اور اپنے مال و اسباب کو سنبھال لیں اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہماری ترقی کی ہوائیں چلا دی ہیں۔ پس ہوشیار ہو جاؤ۔ آپ لوگوں میں سے خدا کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت پائی۔ ان کا فرض ہے کہ وہ آنے والوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا باعث ہوں کیونکہ کوئی ایک شخص بہتوں کو نہیں سکھا سکتا دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہوگا۔ جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی"

(انوار خلافت طبع اول ص ۱۱۵ تا ص ۱۱۶ تقریر فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء)

یہ خدائی وعدہ ہے جو انشاء اللہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ (اسلام احمدیت کے ذریعے سے ساری دنیا پر غالب آئے گا اور ہر وہ چیز جو اسکی راہ میں حائل ہوگی۔ ذلیل و ناکام کر دی جائے گی۔ دنیا کے تمام اموال بھی اگر ادیان باطلہ کی پشت پر ہوں اور وہ اسلام کی مخالفت پر آمادہ ہوں تو اس کا نتیجہ انشاء اللہ مٹی کی اس چٹکی سے بھی زیادہ حقیر ہوگا جو آپ کے پاؤں کے نیچے ہے۔ بیشک ہم کمزور ہیں۔ مگر جس خدا کی طرف ہم منسوب ہیں وہ کمزور نہیں۔ بیشک ہم گنہگار ہیں ہم سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں لیکن ہم اپنے رب سے ہرگز مایوس نہیں ہیں ہمارے کانوں میں ہمیشہ اس کی یہ میٹھی آواز آتی رہتی ہے کہ

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہو۔ اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ ہماری ہر حرکت جس جہت کی طرف بھی ہوگی وہاں پر اسلام کا جھنڈا گاڑا جائے گا۔ اور وہ ہماری حقیر کوششوں میں غیر معمولی برکت پیدا کرے گا۔ میں تمام جماعت کو جو کہ یہاں موجود ہے اور پوری دنیا کو کامل یقین کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال کے اندر دنیا میں ایک عظیم انقلاب تغیر پیدا ہونے والا ہے۔ وہ دن قریب ہیں جب دنیا کے بہت سے ممالک کی اکثریت اسلام کو قبول کر چکی ہوگی۔ اور دنیا کی سب طاقتیں اور ملک بھی اس آنے والے روحانی انقلاب [illegible]

کو روک نہیں سکتے۔ جب کہ وہی زبانیں جو آج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے رہی ہیں آپ پر درود و سلام بھیج رہی ہونگی یہ دن یقیناً آنے والے ہیں۔ لیکن یہ پیشخبریاں ہم پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد کرتی ہیں۔ جنہیں بہرحال ہمیں نے پورا کرنا ہے۔ ہمیں عظیم قربانیاں دینی ہوں گی۔ جب ہم اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دیں گے۔ تب خدا کہے گا کہ میں اپنا کچھ کیوں بچا کر رکھوں میں بھی اپنی سب برکتیں تمہیں دیتا ہوں اور جب ایسی حالت ہو جائے تو پھر خود سوچ لو کہ ہمارے لئے کیا کمی رہ جائے گی۔

اسکے بعد حضور نے فرمایا کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے جو مراکز قائم کئے تھے۔ ان میں سے ۹ مراکز مختلف وجوہ کی بناء پر بند ہو گئے تھے پہلا کام جو میں نے اور آپ نے کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ان مراکز کو جتنی جلد اور جب بھی ممکن ہو پھر جاری کیا جائے۔ اس کے علاوہ بعض نئی جگہوں پر بھی فوری طور پر مشن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

بعض ممالک میں مساجد تعمیر کرانے کی ضرورت ہے لیکن اس کے لئے سب سے پہلی ضرورت مبلغین اور مبشرین کی ہے۔ احمدی بچوں اور نوجوانوں کو اسکے لئے آگے آنا ہوگا اور والدین کو اپنے بچوں کو وقف کرنا ہوگا جو بچے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کریں گے انہیں تیار کرنے پر تو کافی وقت صرف ہوگا۔ اسلئے فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایسے دوستوں کو آگے آنا چاہیئے جو اپنے دنیوی کاموں سے ریٹائر ہو چکے ہوں یا ہونے والے ہوں یا ہو سکتے ہوں۔ ایسے دوستوں کو مختصر عرصہ کے تعلیمی نصاب کے بعد تبلیغ کے لئے باہر بھیجا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے کاموں کی اصل بنیاد دعاؤں اور توکل پر ہے اسلئے دوستوں کو خصوصیت سے دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ پھر مالی قربانیوں کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے۔ پاکستانی احمدیوں کے لئے بھی اور بیرونی ممالک کے احمدیوں کے لئے بھی۔ جو مالی وعدے آپ کر چکے ہیں۔ انہیں بھی آپ پورا کریں اور کوشش کریں کہ کوئی بقایا آپکے ذمہ نہ رہے۔ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جائیں تو ہماری کوششوں میں بہت اضافہ ہو جائیگا اور ہم پر اللہ تعالیٰ کے مزید افضال نازل ہوں گے۔ بہرحال جو کام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے شروع کئے تھے انہیں کامیابی کے ساتھ اختتام تک پہنچانا میرا فرض ہے اور میں آپ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ اس بارہ میں آپ میرے ساتھ تعاون کریں گے۔

[illegible]

کے مختلف ممالک سے آمدہ احمدی جماعتوں اور افراد کی تاروں کا ذکر فرمایا جن میں حاضرین جلسہ سے السلام علیکم عرض کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ آپ نے ان سب کے لئے دعا کرنے کا ارشاد فرمایا پھر آپ نے فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ان دوستوں کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے جو گذشتہ جلسہ کے بعد سال کے دوران وفات پا گئے گئے ہیں۔ سو دوست اس مقصد کو بھی سامنے رکھیں۔ اور سال کے دوران وفات پا جانے والے دوستوں کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

پاکستان کے لئے دعا کی تحریک

حضور نے فرمایا پھر پاکستان کی حفاظت کے لئے بھی دوست ضرور دعائیں کریں کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں جس قلعہ ہند میں نبی کریم صلعم کے پناہ گزین ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد پاکستان ہی ہے سو دوست اپنی دعاؤں میں پاکستان کو خصوصیت کے ساتھ ضرور یاد رکھا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس کی ہمیشہ حفاظت فرمائے اور ملائکہ کی افواج ہمیشہ اور ہر محاذ پر پاکستان کی مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کے قلوب میں بھی اپنا نور داخل فرمائے جنہوں نے اسلام کی حفاظت اور نبی کریم صلعم کے ناموس کی خاطر گذشتہ جنگ میں ایسے ایسے کارنامے سرانجام دئے جو رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے اور وہ جو خدا کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو پھر ان پاکستانیوں کے لئے بھی دعائیں کرو جو محاذ جنگ کے قریب ہونے کی وجہ سے بےگھر ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھر انہیں واپس دلائے بلکہ ایسا سامان کرے کہ ہمارا محاذ موجودہ محاذ سے کہیں آگے چلا جائے۔ تاکہ ان کے گھر محفوظ ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کے ذہنوں کو جلا بخشے اور سب احمدیوں کو یہ توفیق بخشے کہ ہر میدان میں ہمیشہ وہ دوسروں سے آگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بیماروں کو شفا بخشے۔ پریشان حالوں کی پریشانی کو دور کرے اور ہمیں اپنی راہ میں قربانیاں پیش کرنے اور اپنی رضا کو حاصل کرنے کی توفیق دے آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ نہایت روح پرور اور ایمان افروز تقریر جو کم و بیش پونے تین گھنٹے جاری رہی پانچ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد آپ نے دس منٹ تک نہایت سوز و گداز اور رقت سے معمور اجتماعی دعا کرائی اور پھر السلام علیکم کہہ کر جلسہ گاہ سے واپس تشریف لے گئے۔ اس طرح جماعت احمدیہ کا چہترواں جلسہ سالانہ جو کہ عہد خلافت ثالثہ کا پہلا جلسہ تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمدللہ

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ مارشس کے اعزاز میں گجرات کلب گجرات میں ایک تقریب

مورخہ ۱۱/۲/۶۶ کو محترم عبدالستار صاحب سوکیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مارشس مع اہل و عیال گجرات تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ گجرات نے ان کا گرمجوشی اور خلوص سے خیر مقدم کیا۔

مورخہ ۱۲/۲/۶۶ کو جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کی طرف سے محترم عبدالستار صاحب سوکیہ کے اعزاز میں گجرات کلب گجرات میں عصرانہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں ممبران کلب کے علاوہ وکلاء اور دیگر معززین شہر نے باوجود سخت بارش کے شرکت کی۔ جناب کیپٹن سی اے سعید ڈپٹی کمشنر صاحب گجرات نے ازراہ لطف و کرم اس تقریب میں صدارت کے فرائض ادا کئے۔ محترم سوکیہ صاحب کے صاحبزادہ مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب نے پُرسوز انداز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور اس کا انگریزی میں ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد محترم عبدالستار صاحب سوکیہ نے انگریزی زبان میں "مارشس میں اسلام" کے موضوع پر نہایت دلچسپ تقریر کی۔ اور جماعت کی اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔ اور غلبۂ اسلام کے لئے جماعت جو انتھک جدوجہد کر رہی ہے اور اسکے لئے بے مثال قربانیاں پیش کر رہی ہے اس کا مختصر خاکہ پیش کیا۔ اور مارشس میں اسلام کے مستقبل کے متعلق اپنے تاثرات پیش کئے۔ حاضرین نے محترم سوکیہ صاحب کی تقریر کو کامل انہماک اور توجہ سے سنا اور گہرا اثر قبول کیا۔

آخر میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے محترم سوکیہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین کو اشاعت اسلام میں عملی رنگ میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ خدا کے فضل سے یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہم جناب کیپٹن سی اے سعید ڈپٹی کمشنر صاحب گجرات کے بے حد ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ہمیں ہر ممکن سہولت عطا فرمائی اور رواداری اور عالی حوصلگی کی شاندار مثال قائم کی۔

(بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات)

احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد

مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء کو نماز جمعہ کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ مسجد احمدیہ چک ۲۸۵/ای بی کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ سب سے پہلے بنیادی اینٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم چوہدری جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۶۹/E.B ضلع منٹگمری نے اپنے ہاتھ سے رکھی جس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ احباب کرام دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہمارے لئے مبارک بنائے اور یہ خانہ خدا ہمیشہ ہی حقیقی نمازیوں سے آباد رہے اور اس مسجد کے ذریعہ اسلام و احمدیت کا بول بالا ہو۔

(ڈاکٹر نام احمد خان محمود چک ۲۸۵/ای بی نزد عمر پور بنگلہ ضلع منٹگمری)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میں بعض مشکلات میں ہوں۔ میری اہلیہ بھی بعض مشکلات میں ہے۔ دعا فرمائیں۔
(خاکسار ایم ایس خالد آڈیٹر جماعت احمدیہ مغل پور)

۲۔ چوہدری محمد بدر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرانوالہ عرصہ ڈیڑھ ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ (محمد اشرف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیرانوالہ براستہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

۳۔ عزیزم سیٹھی عبدالحق صاحب خونی بواسیر کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اسی طرح مکرم عزیزم محمد یوسف صاحب چکوال ابن خواجہ محمد امین صاحب راولپنڈی میں بیمار ہیں نیز خاکسار کی پوتی عزیزی کوثر رحمان اور خاکسار کی دو بچیاں عزیزی امۃ الوکیل جہلم میں اور عزیزی امۃ الجمیل کھیوڑہ میں بیمار ہیں۔ (سیٹھی خلیل الرحمٰن احمدی مشین محلہ ۲ کوٹھی نمبر ۶ شہر جہلم)

۴۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ تین چار ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں (وسیم احمد ربوہ۔ ضلع جھنگ)

۵۔ میرے دوست عطاء الٰہی صاحب لاہور میں بیمار ہیں۔ (مظفر احمد لالہ موسیٰ)

۶۔ آجکل میں بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہوں (بشریٰ حیدرآباد)

۷۔ میرے بھائی سید محمد حسین شاہ صاحب بیمار ہیں۔ انہیں میو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے (سراج بی کارکنہ دفتر لجنہ مرکزیہ)

۸۔ چوٹ لگ جانے سے میری بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے (عبدالحمید منٹگمری)

وعدہ جات چندہ وقف جدید بابت سال نہم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے سال نہم کے وعدے اضافہ کے ساتھ ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے جان مال اور عزت میں برکت دے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم شیخ عبدالغفور صاحب	راولپنڈی	۱۲۰۰	۰۰
ڈاکٹر ملک عبدالحق صاحب	سرگودھا	۱۰۰	۰۰
سید ڈاکٹر محمد جی صاحب فورٹ سنڈیمن		۱۱۵	۰۰
مکرم عبدالمنان صاحب ناہید۔	راولپنڈی	۱۰۰	۰۰
مکرم میرزا عبدالرؤف صاحب	کامل پور	۱۰۵	۰۰
مکرمہ کشور ادریس احمد صاحب	پشاور	۱۱	۰۰
مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کوٹ احمدیاں۔	حیدرآباد	۱۰۰	۰۰
مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نواب شاہ (وصول شد)		۶۰۰	۰۰
مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب	حیدرآباد	۱۰۰	۰۰
مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب	"	۱۰۰	۰۰
مکرم چوہدری محمد سعید صاحب	"	۱۰۰	۰۰
مکرم میجر منظور احمد صاحب	"	۱۰۱	۰۰
مکرم چوہدری حشمت علی صاحب	جھنگ	۱۰۰	۰۰
مکرم شیخ محمد شریف صاحب	اوکاڑہ	۱۰۰	۰۰
مکرم خواجہ رشید احمد صاحب	سیالکوٹ	۲۰۰	۰۰
مکرم خواجہ غلام احمد صاحب	"	۲۰۰	۰۰
مکرم بشیر احمد صاحب	ڈسکہ	۱۰۱	۲۵
مکرم میاں نذیر احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۱۰۷	۰۰
مکرم منشی سلطان احمد صاحب " "	"	۱۰۱	۲۵
مکرم مرزا برکت علی صاحب دارالبرکات شرقی (ادا شدہ)		۱۰۷	۰۰
مکرمہ سیدہ داؤد مظفر شاہ صاحب		۱۱۲	۵۰
مکرم سائیں غلام احمد صاحب	وزیرآباد	۱۰۵	۰۰
مکرم میاں برکت علی صاحب	"	۱۰۵	۰۰
مکرم میاں محمد خان صاحب	"	۱۰۵	۰۰
مکرم میاں اکبر علی صاحب	"	۱۰۵	۰۰
مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب	"	۱۰۵	۰۰
مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب	"	۱۰۵	۰۰
مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ	"	۴۰۰	۰۰
مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب	حیدرآباد	۱۰۰	۰۰
مکرم عبدالغفور صاحب ایس ڈی او	"	۱۱۰	۰۰
مکرم مرزا احسان صاحب	"	۱۰۰	۰۰
مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب انجینئر	"	۱۰۰	۰۰
مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب	"	۱۸۰	۰۰
مکرم ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب	"	۱۰۰	۰۰
مکرم کرنل ضیاء الحسن صاحب	"	۱۰۰	۰۰
مکرم حبیب احمد صاحب	"	۱۰۰	۰۰
مکرم ملک مبشر احمد صاحب	"	۱۸۰	۰۰
مکرم محمود احمد صاحب انجینئر	"	۱۰۰	۰۰
مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب تالپور	"	۱۰۰	۰۰
محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ	"	۱۰۰	۰۰
مکرم عبدالحمید صاحب	کراچی	۱۰۰	۰۰
مکرم سید ظفر احمد صاحب		۱۶۲	۵۰
مکرم ڈاکٹر فضل الرشید صاحب	"	۱۲۰	۰۰
مکرم قاضی محمود مجاہد اسعد صاحب	"	۱۲۰	۰۰
مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب	شیخوپورہ	۱۲۵	۰۰
مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۱۰۱	۰۰
مکرم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب	"	۲۵۰	۰۰
" شیخ محمد صدیق صاحب کوٹ رحمت خان		۱۱۲	۰۰

۹۔ ایک غیر احمدی دوست محمد شفیق صاحب اپنے والد صاحب کی صحتیابی کے لئے بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں
(اعجاز احمد ۲۴ الیف روانٹ بنک قانونی منگمری)

احباب جماعت ان سب کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ بھارتی لوک سبھا نے کل ہنگامہ خیز بحث کے بعد اعلان تاشقند کی توثیق کر دی ہے۔ ایوان نے اس ضمن میں حکومت کے خلاف ایک قرارداد مذمت مسترد کر دی۔ انتہا پسند ہندو جماعت جن سنگھ اور سوشلسٹ پارٹی کے ارکان نے اعلان تاشقند کی توثیق پر سخت احتجاج کیا اور ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔

لوک سبھا نے کل سات گھنٹے تک اعلان تاشقند پر بحث کی۔ وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے یقین دلایا ہے کہ وہ بھارت کے داخلی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اب پاکستان کشمیر میں مسلح "گھس بیٹھئے" داخل نہیں کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت نے کرگل ٹیتھوال درہ حاجی پیر اور ان علاقوں سے فوجیں واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے جن کے راستے یہ حملہ آور مقبوضہ کشمیر میں داخل ہوتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ اگر اب بھی پاکستان نے خفیہ طور پر حملہ آور داخل کئے تو یہ اعلان تاشقند کی خلاف ورزی ہوگی اور بھارت اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے سخت کارروائی کرے گا۔

انہوں نے کہا کہ تاشقند میں کشمیر پر بھارت کی حاکمیت کا سوال زیر بحث نہیں آیا۔ کشمیر کے مسئلے پر صرف فریقین نے اپنے موقف سے ایک دوسرے کو آگاہ کیا تھا اور ہم نے پاکستان پر واضح کر دیا تھا کہ بھارت جموں و کشمیر کے مستقبل کے بارے میں کوئی بات چیت نہیں کرے گا۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ آنجہانی شاستری نے اعلان تاشقند پر روس کے دباؤ کے تحت دستخط کئے تھے۔

کراچی ۲۲ فروری۔ صدر ایوب نے کل یہاں وکلاء سیاسی لیڈروں اور مسلم لیگ کے موجودہ اور سابقہ عہدیداروں کے ایک گروپ سے ملاقات کی اور ان سے پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول بیان کئے۔

صدر نے وکلاء سیاستدانوں اور لیگی لیڈروں کے اس گروپ کو سیاست میں تبدیلی اور ایشیا کے جغرافیائی اور سیاسی تبدیلیوں کی روشنی میں تمام ارکان کو تاشقند بات چیت کا پس منظر بتایا۔

اس موقع پر قاضی عیسیٰ نے صدر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس گروپ کو ان کی قیادت پر پورا اعتماد ہے اور اعلان تاشقند صدر کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ چودھری خلیق الزمان مولانا جمال میاں اور مسٹر احمد ای ایچ جعفر نے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔

کراچی ۲۲ فروری۔ گھانا نے اعلان کیا ہے کہ وہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کا حامی ہے اسے ایک نوآبادیاتی مسئلہ سمجھتا ہے اور روڈیشیا کے عوام کی طرح کشمیری عوام کو بھی اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا حق دینے کا حامی ہے۔ کشمیر کے بارے میں گھانا کا موقف ابتداء سے یہی ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا امکان نہیں ہے اپنے ملک کے اس موقف کا اعلان پاکستان میں متعین گھانا کے ہائی کمشنر مسٹر اے۔ پی۔ کوفی نے کیا۔ انھوں نے صدر نکرومہ کے دورہ کراچی کے سلسلہ میں کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ صدر نکرومہ آج مختصر سے قیام کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ بھارتی لوک سبھا میں اعلان تاشقند کی توثیق کے سوال پر زبردست ہنگامہ ہوا۔ جن سنگھ اور سوشلسٹ پارٹی کے ارکان نے اعلان تاشقند پر شدید نکتہ چینی کی اور بھارتی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ کشمیر کے بارے میں اپنے موقف سے ہٹ گئی ہے اور اس نے جموں و کشمیر کو متنازعہ علاقہ تسلیم کر لیا ہے۔ ان ارکان نے یہ بھی کہا کہ بھارتی حکومت کشمیر کے تنازعہ کو حل کرنے کے لئے پاکستان سے خفیہ بات چیت کر رہی ہے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ صوبائی حکومت نے مغربی پاکستان کے سرحدی علاقوں میں رہنے والے تمام افراد کو ہدایت کی ہے کہ وہ جلد از جلد اناج کے فاضل ذخائر کی تفصیل متعلقہ حکام کو پیش کریں۔

ایک سرکاری اعلان میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ٹھٹھ۔ حیدر آباد۔ تھرپارکر، خیرپور اور سکھر کے اضلاع کے علاوہ صوبے کے باقی تمام حصوں کے سرحدی علاقوں میں وہی علاقے شمار ہوں گے جن کی تخصیص ۱۹۵۰ء کے لائسنسنگ کنٹرول آرڈر میں کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا اضلاع کے سرحدی علاقوں کی وضاحت نئے سرے سے کر دی گئی ہے۔

راولپنڈی ۲۲ فروری۔ مری کی پہاڑیوں پر شدید برف باری کے بعد کل صبح راول پنڈی میں ژالہ باری سے درجہ حرارت بہت کم ہو گیا۔ سارے علاقہ میں بارشیں ہوئی ہیں۔ جس سے سردی کی شدت بڑھ گئی ہے محکمہ موسمیات راول پنڈی کی اطلاع کے مطابق پرسوں صبح ۸ بجے سے کل ۱۰ بجے صبح تک یہاں ڈیڑھ انچ کے قریب بارش ہوئی ہے۔ بارش کسی کسی وقت انتہائی شدت اختیار کر لیتی ہے۔

قاہرہ ۲۲ فروری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے با اثر اخبار الاہرام نے امریکہ پر الزام عاید کیا ہے کہ اس نے اسرائیل کو فوجی امداد کے طور پر ۲۰۰ پیٹن ٹینک دیئے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اسرائیل امریکہ سے فضائی ہتھیار بھی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کے علاوہ مغربی جرمنی نے امریکہ کی درخواست پر اسرائیل کو ٹینک دیئے ہیں۔

کراچی ۲۲ فروری۔ امریکہ نے سوئی گیس کمپنی کو ایک کروڑ ۲۸ لاکھ روپیہ کا قرضہ دینے کا اعلان کیا ہے اس قرضہ سے کمپنی بڑھتی ہوئی گیس کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے گیس لائنوں میں توسیع کرے گی۔ قرضے کے معاہدے پر کل پاکستان کی طرف سے اقتصادی امور کے ڈویژن کے سیکرٹری مسٹر عثمان علی پاکستان میں امریکی امدادی مشن کے ڈائریکٹر مارس جے ولیمز اور سوئی گیس کمپنی کے نمائندے مسٹر ایچ کاراؤن نے دستخط کئے۔

کراچی ۲۳ فروری۔ سیٹو کی وزارتی کونسل کا سالانہ اجلاس ۲۰ اپریل سے انقرہ میں شروع ہوگا۔ اجلاس دو دن تک جاری رہے گا۔ وزارتی کونسل کے اجلاس میں عام طور سے رکن ممالک کے وزرائے خارجہ شریک ہوتے ہیں۔ اور اس کے اجلاس رکن ممالک میں باری باری منعقد کئے جاتے ہیں۔ وزارتی کونسل کا گزشتہ اجلاس اپریل میں تہران میں ہوا تھا۔

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ آزاد ناگالینڈ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ناگالینڈ کی خود مختاری بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور ہم نے بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی پر یہ بات اچھی طرح واضح کر دی ہے اور انہیں بتا دیا ہے کہ ناگا اس سے کم کسی بات پر رضامند نہ ہوں گے۔ انہوں نے یہ بات دلی سے واپسی پر ایک انٹرویو میں بتائی۔

ناگا وزیر اعظم گھاٹو سکھائی، ناگا نیشنل کونسل کے نائب صدر مسٹر امکانگ ہیرین اور وزیر خارجہ اساک موسے نے بھارتی لیڈروں سے اپنی بات چیت کی کچھ تفصیلات بتائیں۔ لیکن انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مجوزہ ناگا لینڈ اور بھارت کے درمیان تعلقات کی نوعیت کیا ہوگی اور اس بارے میں ان کے اور بھارتی لیڈروں کے درمیان کیا بات چیت ہوئی ہے۔

ناگا لیڈروں کی وزیر اعظم اندرا سے دوسری ملاقات اپریل میں ہوگی۔ دونوں فریق اس بات پر متفق ہو گئے ہیں۔ بات چیت کا پہلا مرحلہ ۱۷ ماہ کی جنگ بندی کے بعد مکمل ہوا اور اس طرح ناگاؤں کی دس سالہ جنگ کے مثبت اثرات سامنے آنے لگے۔

ناگا لیڈروں نے ان مظالم پر روشنی ڈالی جو بھارتی فوج آج کل ناگاؤں پر توڑ رہی ہے انہوں نے کہا کہ دیہات کے دیہات جلا دیئے گئے ہیں۔ لوٹ مار کی گئی ہے نظر بندی کیمپ کھول دیئے گئے ہیں اور بہت سے لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۹ جنوری ۱۹۶۶ء پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچہ کا نام عبدالمجیب تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین اور لمبی عمر عطا کرے آمین۔

(عبدالستار الخارج ... داران خزانہ ربوہ)

[redacted]

چھری گھونپ دی

یا ڈاکٹر مار دیا اور اپھارہ والے جانور کے پیٹ سے گیس خارج کر کے اس کی جان بچالی۔ لیکن اگر ۷۵ پیسے کی دوا سے منٹوں میں یہ اپھارہ غائب ہو جاتا ہے تو پھر یہ بیرحمی کہاں جائز ہے "اکسیر اپھارہ" ملک بھر میں دس سال سے اس رعایت کے ساتھ تقسیم ہو رہی ہے کہ غیر مفید ہو تو قیمت واپس کیورسٹو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ ہال۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے

"ہومیو رجسٹریشن کورس" (سوالاً جواباً)۔ ۶ روپے

ایچ پی فارمیسی دھوریا (کھاریاں) گجرات

ؒ

چندہ مسجد ڈنمارک اور مستورات جماعت احمدیہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ زیر رپورٹ میں کل وعدہ جات ۶۰۲۱/- روپے کے وصول ہوئے ہیں اور کل وصولی ۱۵۶۹۱۰ روپے کی ہوئی ہے گویا ۱۸ فروری تک کل وعدہ جات کی مقدار دو لاکھ بہتر ہزار چھ سو تین روپے ہو چکی ہے اور کل وصولی دو لاکھ چوبیس ہزار آٹھ سو چھبیس روپے ہوئی ہے الحمد للہ علی ذالک۔ لیکن پچھلے چند ماہ کی رفتار کو دیکھتے ہوئے اس ہفتہ میں چندہ بھی کم آیا ہے اور وعدہ جات تو خاصے کم وصول ہوئے ہیں۔

میں اس اعلان کے ذریعہ اپنی عزیز بہنوں کو پھر توجہ دلاتی ہوں کہ اس مسجد کی تعمیر کا وعدہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس امر کے اظہار کے لئے کیا تھا کہ ہم بطور تحدیث نعمت حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پچاس سالہ کامیاب دورِ خلافت کے پورا ہونے پر یہ مسجد تعمیر کروائیں گی۔ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ مسجد حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں تعمیر نہ ہو سکی۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم جلد از جلد اس مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کریں تا مسجد بہت جلد تعمیر ہو سکے اور مالی دقت مسجد کی تعمیر میں حارج نہ ہو۔

ہمیشہ ہی جماعت احمدیہ کی خواتین نے عظیم الشان مالی قربانیاں دی ہیں جن کی نظیر اور کہیں نظر نہیں آتی اور بارہا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازراہ شفقت اس پر اظہار مسرت بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی ایک تقریر کا اقتباس پیش کرتی ہوں۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۲ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں میں تشریف لے گئے اور فرمایا دین کے لئے مال کی ضرورت ہے چندہ دو تو ایک عورت نے اپنا سونے کا کڑا اتار کر پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا دوسرے ہاتھ کو بھی دوزخ سے بچاؤ" اس نے جھٹ اتار کر دے دیا اور کہا یا رسول اللہ یہ دوسرا کڑا بھی حاضر ہے۔ یہ کتنی بڑی قربانی تھی جو اس عورت نے کی مگر اس عورت کے نام کا بھی پتہ نہیں لگتا اس سے معلوم ہوا کہ عورتیں اس کمال میں مردوں سے بہت بڑھی ہوئی تھیں اور چونکہ وہ عادتاً ایسا کرتی تھیں ان کی قربانیاں نمایاں نظر نہ آتی تھیں"

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"پس تم میں قربانی کی روح پائی جاتی ہے تم مائیں ہو دنیا کی تم بہنیں ہو دنیا کی، تم بیٹیاں ہو دنیا کی اور ماں، بہن اور بیٹی کی قربانیوں کے سامنے مردوں کی قربانیاں، ہیچ ہوتی ہیں۔ وہ بڑی تو ہوتی ہیں مگر جو جذبات اور جو روح تمہاری قربانی کے پیچھے ہوتی ہے جو فدائیت اور جو فنائیت تمہاری قربانی کے پیچھے ہوتی ہے وہ مرد کی قربانی کے پیچھے نہیں ہوتی۔ مرد بسا اوقات قربانی کرتا ہے اور فخر سے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھتا ہے کہ کوئی اسے دیکھتا ہے یا نہیں۔ مگر جب تم قربانی کرتی ہو تو تمہیں یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ تم نے کوئی قربانی کی ہے تم بڑی سے بڑی قربانی کے وقت یہ سمجھ رہی ہوتی ہو کہ کاش تم کو بھی قربانی کا موقعہ ملتا۔ پس تم خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہو اس کے فرشتے تم پر آسمان سے دعائیں بھیج رہے ہیں اور خدا تعالیٰ عرش سے تم پر برکتیں نازل کر رہا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تم کمزور ہو تمہارا مال بھی کم ہے۔ تمہارا سرمایہ بھی بہت تھوڑا ہے مگر جو طاقت خدا تعالیٰ نے تمہیں بخشی ہے کہ تمہارے دل کے پیچھے ایک آتش فشاں پہاڑ کھڑا آگ برسا رہا ہے۔ اس گرمی کا مقابلہ کسی مرد کا دل نہیں کر سکتا۔

میں نے پچھلے سال بھی کہا تھا اور اب پھر وہ واقعہ دہراتا ہوں۔ خدام الاحمدیہ کا جلسہ تھا میں نے خدام الاحمدیہ سے کہا ارے لڑکو تم شرم کرو تم نوجوانوں نے اپنے دفتر کے بنانے کے لئے چندہ میں وہ حصہ نہیں لیا جو عورتوں نے اپنے دفتر کے تیار کرنے میں لیا ہے۔ تو خدام میں سے ایک دلیر نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عورتوں نے کہاں سے چندہ دیا انہوں نے ہم سے ہی لے کر دیا ہے۔ میں نے بھی جواب میں کہا۔ پھر تو اور بھی شرم کی بات ہے کہ تمہاری جیب میں پیسے تھے عورتوں نے تمہاری جیب سے لے کر چندہ دے دیا تم جن کی جیب میں پیسے تھے خود اپنے کام کو پورا نہ کر سکے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو جذبہ تم میں رکھا ہے وہ جذبہ ایک ما فوق الانسانیت چیز نظر آتا ہے جب وہ حقیقی طور پر ظاہر ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسانیت سے بہت اونچا نکل گیا ہے۔ تو باوجود سامانوں کی کمی کے میں تمہیں توجہ دلاتا ہوں کہ تم اپنے فرض کو ادا کرو۔ مسجد کا نقشہ بن رہا ہے۔ عمارت بننے والی ہے انشاء اللہ۔ تم اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش کرو جس کا اندازہ اس مسجد کی تعمیر کے لئے لگایا گیا ہے"

یہ مندرجہ بالا اقتباس حضور رضی اللہ عنہ کی ۱۹۵۲ء کی جلسہ سالانہ کی تقریر سے لیا گیا ہے جب آپ نے عورتوں میں مسجد ہالینڈ کی تحریک فرمائی تھی۔ الحمد للہ کہ عورتوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں وہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اب حضور رضی اللہ عنہ کی یادگار کے طور پر ہم نے ڈنمارک میں مسجد بنوانی ہے بہنوں سے حضور رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں ہی اپیل کرتی ہوں کہ "تم اپنے فرض کو ادا کرو"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم سب اپنی متحدہ اور مشترکہ قربانیوں کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے اس وسیع پروگرام کو جاری رکھ سکیں جو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمایا تھا۔ اور خلافت ثالثہ میں تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد عورتوں ہی کے چندہ سے تعمیر کی جائے جس طرح خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں سب سے پہلی مسجد لندن میں عورتوں کے چندہ سے تعمیر کی گئی تھی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

تمام لجنات کی عہدیداران بار بار اس امر کا جائزہ لیں کہ کوئی بہن اس سعادت عظمیٰ میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ نیز وعدہ جات کی وصولی کا بھی جلد از جلد انتظام کریں۔

خاکسارہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

۱۹ - فروری ۱۹۶۶ء

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۲۴ کی رو سے مرکزی کارکنان میں سے کوئی شخص مقامی انجمن کی طرف سے بجز منظوری حضرت خلیفۃ المسیح مجلس مشاورت کا نمائندہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی نمائندہ ہو جائے تو اسے صدر انجمن احمدیہ کے کاموں پر جرح کی اجازت نہ ہوگی۔

جب یہ قاعدہ بنا تھا اس وقت انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور انجمن احمدیہ وقف جدید معرض وجود میں نہ آئی تھیں اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں معاملہ پیش ہونے پر حضور نے بعد ترمیم حسب ذیل قاعدہ منظور فرمایا ہے جو جماعتوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ تا وہ نمائندگان کے انتخاب کے وقت اس کو ملحوظ رکھیں۔

"مجلس مشاورت کے لئے کسی مقامی جماعت یا ذیلی انجمن کی طرف سے کوئی ایسا شخص نمائندہ نہیں ہو سکتا جو صدر انجمن احمدیہ۔ یا انجمن تحریک جدید یا انجمن وقف جدید یا کسی اور مرکزی انجمن کا۔ جو بعد میں بنے۔ کارکن ہو۔ ہاں حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے ہو سکتا ہے۔ نیز ان انجمنوں کے کسی ایسے کارکن کو جو مجلس مشاورت کا نمائندہ مقرر ہوا ہو ان جملہ انجمنوں کے کام پر جرح کرنے کی اجازت نہ ہوگی"

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴